حکمتِ سیّد مودودیؒ

"آزادی"

(۱۴ راگست ۱۹۸۹ء کے حوالے سے)

آزادی کا ایک مفہوم غیروں کی غلامی سے آزاد ہونا ہے۔ آزادی کا دوسرا مفہوم ایک قوم کی حیثیت سے خود اپنے ملک میں آزاد ہونا ہے اور آزادی کا ایک اور مفہوم جو خاص ہمارے لیے ہے وہ ایک مسلمان قوم کی حیثیت سے آزاد ہونا ہے۔

(آزادی جبھی ہوتی ہے کہ وہ تینوں معنوں میں حاصل ہو، مگر مسلمان کے لیے آزادی کا تیسرا مفہوم بے حد اہم اور قابلِ توجہ ہے۔ اس کے بغیر کوئی بھی آزادی حاصل نہیں ہو سکتی اور حاصل ہو تو اس کی حفاظت نہیں کی جا سکتی۔ آزادی کا تیسرا پہلو آزادی کے شجر کا برگ و بار ہے۔ ن ۔ ص)

ہم مسلمان قوم ہیں، محض ایک قوم نہیں ہیں ——————— ہمیں آزادی ایک مسلمان قوم کی حیثیت سے درکار ہے اور مسلمان قوم کی حیثیت سے آزادی کا مطلب یہ ہے کہ ہم جہاں انفرادی حیثیت میں خدا کی بندگی کے لیے آزاد ہوں وہاں بحیثیت قوم کے خدا کے احکام کی اطاعت کرنے کے لیے بھی آزاد ہوں اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب ہم خدا کے دیئے ہوئے قانون کو نافذ کرنے کے لیے آزاد ہوں اور اس تہذیب کی پیروی کرنے کے لیے آزاد ہوں جو اللہ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو دی ہے۔ اگر اس لحاظ سے ہم آزاد نہ ہوں تو ہماری آزادی بالکل بے معنی ہو جاتی ہے۔

اب آپ دیکھیے کہ ہمیں اپنے ملک پاکستان میں آزادی کس غرض کے لیے درکار ہے۔

کیا ہم ناچ اور گانے کی آزادی چاہتے ہیں ؟ کیا ہم جوا کھیلنے کی آزادی چاہتے ہیں ؟ کیا ہمیں عُریانی، فحاشی اور بے شرمی و بے حیائی کی آزادی درکار ہے ؟ ان چیزوں میں سے کونسی آزادی ہے جو ہمیں انگریزوں کے زمانے میں میسّر نہ تھی ؟ اور اگر ملک تقسیم نہ ہوتا اور ہندوؤں کے ہاتھ میں حکومت آتی تو ناچ گانے سے ہمیں منع کرنے والا کون تھا ؟ جوئے، شراب اور زناکاری سے منع کرنے والا کون تھا ؟ ظاہر ہے کہ ان چیزوں کی آزادی ہمیں درکار نہ تھی - ہمیں اس بات کی آزادی بھی درکار نہ تھی کہ ہم غیر اسلامی قوانین بنائیں اور غیر اسلامی قوانین چلائیں - ہمیں اس بات کی بھی آزادی درکار نہ تھی کہ ہم اسی طرح کے الحاد و دہریت سکھانے والی تعلیم جاری رکھیں جو انگریز کے دَور میں جاری تھی

ہمیں جس غرض کے لیے آزادی درکار تھی وہ تو یہ تھی کہ انگریزوں نے ہمارے جن قوانین کو منسوخ کیا تھا ہم انہیں پھر سے جاری کرنے کے قابل ہوں - انگریز نے ہماری جس تہذیب کو مٹایا تھا ہم اُس کو پھر تازہ کریں - انگریز نے ہمارے جس اخلاق کا ستیاناس کیا تھا ہم اُسے پھر زندہ کریں - انگریز نے ہماری تعلیم کو جس طرح ختم کیا تھا ہم اُس کے مقابلے میں اسلامی تعلیم اپنی آئندہ نسلوں کو دیں تاکہ وہ مسلمان بن کر اُٹھ سکیں - یہ غرض تھی ہماری آزادی حاصل کرنے کی - کیونکہ جو آزادی مسلمان قوم میں اسلامی اقدار، اسلامی تہذیب اور اسلامی زندگی پیدا کرنے کا ذریعہ نہ بنے اُس آزادی کی حفاظت مسلمان کبھی نہیں کرسکتا - دنیا کی کوئی دوسری قوم کسی دوسری چیز کے بل بوتے پر اپنی آزادی کی حفاظت کے لیے لڑ سکتی ہے - لیکن مسلمان اگر جان دے سکتا ہے تو صرف ایمان کے لیے - وہ جس ایمان کو عزیز رکھتا ہے، اس کے ضائع ہونے کا خطرہ اُسے سربکف بنا سکتا ہے - لیکن سرے سے اس کے ایمان ہی کی جان نکال دی جائے تو اس کے بعد وہ محرّک کیا رہ جاتا ہے جس کے لیے وہ جان دے گا -

(تقریر مولینا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ ، باغ بیرون موچی دروازہ میں ۱۴ ویں یوم آزادی کے موقع پر -)

برآمد کردہ : یوسف صاحب رکن ادارہ معارف اسلامی منصورہ -